تحقیق وتنقید

جناب غازی عزیر
(قسط ۲)

اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا...
(حدیث)

ترجمہ: ”میں علم کا شہر ہوں اور حضرت علیؓ اس کا دروازہ“

حضرت جابرؓ کی روایت، جس کے آخر میں ”فَمَنْ اَرَادَ الدَّارَ فَلْیَأْتِ الْبَابَ“ کے الفاظ مروی ہیں، کا طریق اس طرح ہے:

”اَنْبَأَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَحْمَدَ السَّمَرْقَنْدِیُّ قَالَ اَنْبَأَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعَدَۃَ قَالَ اَنْبَأَنَا حَمْزَۃُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنْبَأَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ ابْنُ بَکْرُوْنَ الْبَلَدِیُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْمُؤَمَّلِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَۃِ وَھُوَ اٰخِذٌ بِضَبْعِ عَلِیٍّ .... اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ ...... الخ“[۶۶]

امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ ”اس حدیث کے راوی بھی متہم ہیں“[۶۷]

علامہ شوکانیؒ فرماتے ہیں کہ:

”لوگ بیان کرتے ہیں، یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں ہے“[۶۸]

حضرت جابرؓ بن عبداللہ کی وہ حدیث، جو ”احمد بن طاہر بن حرملہ بن یحییٰ المصری“ نے

---

۶۶ الموضوعات لابن الجوزی ج ۱ ص ۳۵۳ ۶۷ ایضاً ج ۱ ص ۳۵۴ ۶۸ الفوائد المجموعہ للشوکانی ص ۳۴۹

عبدالرزاق سے "عَنْ" کے ساتھ روایت کی ہے، اس کے آخر میں "فَمَنْ اَرَادَ الْحُکْمَ فَلْیَاْتِ الْبَابَ" کے الفاظ موجود ہیں[۶۹]۔

اس طریقِ اسناد میں "احمد بن طاہر بن حرملہ" راوی کذاب[۷۰] ہے۔

ابن عدیؒ کا قول ہے: "کَانَ اَکْذَبَ النَّاسِ[۷۱]"

ابن حبانؒ[۷۲]، ذہبیؒ[۷۳]، ابن حجر عسقلانیؒ[۷۴]، دار قطنیؒ[۷۵] اور عبدالعزیز سیروان[۷۶] وغیرہ نے بھی "احمد بن طاہر بن حرملہ" کو "کذاب" لکھا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ کی روایت کا ایک اور طریقِ اسناد اس طرح بیان کیا جاتا ہے:

"رَوَاہُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ مَرْدَوَیْہِ مِنْ حَدِیْثِ الْحَسَنِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ[۷۷]۔"

اس طریق میں "حسن بن عثمان" راوی متہم ہے۔ امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ: ابن عدیؒ کا قول ہے، وہ حدیث وضع کیا کرتا تھا[۷۸]۔" علامہ ذہبیؒ نے اس کے "کذب" کو بیان کیا[۷۹] ہے۔ شیخ برہان الدین حلبیؒ فرماتے ہیں کہ: "محمود بن خراش سے "عَنْ" کے ساتھ "حسن بن عثمان" نے "اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا" والی حدیث بیان کی ہے۔ عبدانؒ کا قول ہے کہ حسن کذاب ہے"[۸۰]

اب حضرت علیؓ کی اُن روایات کے طُرق پیش ہیں، جن میں "اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا" مروی ہے:

۱۔ "اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِیْ بْنِ اَحْمَدَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ الْحَدَّادُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ

---

[۶۹] الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۳۵۳ [۷۰] مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للہیثمیؒ ج ۹ ص ۱۱۴ وسلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للشیخ محمد ناصر الدین الالبانی ج ۱ ص ۱۷۱ [۷۱] کامل لابن عدیؒ ج ۱ [۷۲] المجروحین ج ۱ ص ۱۵۱ [۷۳] میزان الاعتدال ج ۱ ص ۱۰۵ والمغنی ج ۱ ص ۴۲ [۷۴] لسان المیزان ج ۱ ص ۱۸۹ [۷۵] الضعفاء والمتروکین للدارقطنیؒ ترجمہ ۵۴ [۷۶] المجموع فی الضعفاء والمتروکین ص ۲۷۶ [۷۷] کتاب الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۳۵۲ [۷۸] ایضاً ج ۱ ص ۳۵۴ والکامل ج ۱ ق ۲ ص ۲۶۴ [۷۹] میزان الاعتدال ج ۱ ص ۵۰۲ [۸۰] الکشف الحثیث ص ۱۳۵-۱۳۶

أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَافِظ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ..... الخ"[۸۱]

امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ "اس طریق میں 'عبدالحمید بن بحر' موجود ہے، جس کے متعلق ابن حبانؒ کا قول ہے کہ وہ حدیث چرایا کرتا تھا اور ثقات کی طرف منسوب کر کے ایسی چیزیں بیان کرتا تھا جو اُن کی احادیث میں نہیں ہوتی تھیں، اس سے احتجاج جائز نہیں ہے"[۸۲]

۲۔ "أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الزَّاغُوْنِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْبُسْرِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللهِ ابْنُ بَطَّةَ الْعَكْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ ابْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الرُّوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ..... الخ"[۸۳]

امام ابن الجوزیؒ اس طریق کے متعلق فرماتے ہیں کہ "اس میں 'محمد بن عمران الرومی' ہے۔ جس کے متعلق ابن حبانؒ کا قول ہے کہ وہ ایسی احادیث ثقات کی طرف منسوب کر کے لاتا ہے جو فی الحقیقت اُن کی احادیث میں موجود نہیں ہوتیں۔ چنانچہ اس کے ساتھ بھی احتجاج جائز نہیں ہے۔"[۸۴] ابن الرومی کے متعلق مزید جرح انشاء اللہ آگے پیش کی جائے گی (ملاحظہ ہو حواشی ۸۸ تا ۹۰ و ۱۳۲ کی تفاصیل)

۸۱؎ کتاب الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۳۴۹-۳۵۰ ۸۲؎ ایضاً ج ۱ ص ۳۵۳ ۸۳؎ ایضاً ج ۱ ص ۳۴۹

۸۴؎ ایضاً ج ۱ ص ۳۵۳

۳۔ "رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ ----- اِلخ"[۸۵]

امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ "اس طریق میں "محمد بن قیس" راوی مجہول ہے"[۸۶]

۴۔ "ابنِ رومیؒ" کے طریق سے آنے والی حضرت علیؓ کی ایک اور حدیث کے اسناد کی روایت اس طرح ہے:

"عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عَلِيٍّ۔"[۸۷]

یہ روایت "ابن الرومی" کے طریق سے وارد ہوئی ہے جو کہ امام ابن الجوزیؒ اور ابنِ حبانؒ کے نزدیک مجروح اور "ساقط الاحتجاج"[۸۸] ہے۔ ابوزرعہؒ اور ابوداؤدؒ نے اسے "ضعیف" اور ابنِ حجر عسقلانیؒ نے اسے "لَيِّنُ الْحَدِيْثِ"[۸۹] لکھا ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد اس پر "غریب منکر" ہونے کا حکم لگایا ہے[۹۰]

حضرت علیؓ کا وہ طریقِ روایت جس میں "اَنَا مَدِيْنَةُ الْفِقْهِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا" بیان کیا گیا ہے، اس طرح ہے:

"اَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْبُسْرِيُّ قَالَ اَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُكْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ النَّحْوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَاجِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرٍ شُجَاعُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَحْرٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ"

---

۸۵ کتاب الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۳۵۰ ۸۶ ایضاً ج ۱ ص ۳۵۳ ۸۷ جامع الترمذیؒ مع تحفۃ الاحوذی ج ۴ ۸۸ الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۳۵۳ ۸۹ تقریب التہذیب ج ۲ ص ۱۹۳
۹۰ جامع الترمذیؒ مع تحفۃ الاحوذی ج ۴ کتاب المناقب

قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَۃُ بْنُ کُھَیْلٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَنَا مَدِیْنَۃُ الْفِقْہِ ...... الخ"[۹۱]

اس طریق میں بھی راوی "عبدالحمید بن بحر" موجود ہے، جو امام ابن الجوزیؒ کے نزدیک "متہم" ہے[۹۲]۔ اس راوی پر بحث وجرح اوپر پیش کی جا چکی ہے (ملاحظہ ہو حاشیہ ۸۲ کی تفصیل)

حضرت ابن عباسؓ کا وہ طریق، جس میں حضرت علیؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ شریعت، کا صندوق ہونا بیان کیا گیا ہے، حسب ذیل ہے:

"اَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرٍ ابْنُ خَیْرُوْنَ قَالَ نَا ابْنُ مَسْعَدَۃَ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمْزَۃُ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ ابْنُ عَدِیٍّ قَالَ نَا اَحْمَدُ بْنُ حَمْدُوْنَ النَّیْسَابُوْرِیُّ قَالَ نَا جَعْفَرُ بْنُ الْھُذَیْلِ قَالَ نَا ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ نَا یَحْیٰی بْنُ عِیْسٰی الرَّمْلِیُّ[۹۳] عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبَایَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عَلِیٌّ عَیْبَۃُ عِلْمِیْ"[۹۴]

اس طریق میں "یحییٰ بن عیسیٰ الرملی"، "ضرار بن صرد"، اور "احمد بن حمدون نیشاپوری" تین رواۃ مجروح ہیں۔

یحییٰ بن عیسیٰ الرملی کے متعلق شیخ عبدالعزیز سیروان کا قول ہے کہ "قوی نہیں ہے، صدوق ہے لیکن خطاء کرتا ہے" یہ تشیع "سے متہم بھی ہے"[۹۵]۔ اس کے ترجمہ میں امام بخاریؒ[۹۶]، عقیلیؒ[۹۷]، ابن ابی حاتمؒ[۹۸]، ابن عدیؒ[۹۹]، ذہبیؒ[۱۰۰]، ابن حجر عسقلانیؒ[۱۰۱]، اور امام نسائیؒ[۱۰۲] نے "تشیع"، "ضعف" اور "خطاء کرنے" کا ذکر کیا ہے۔

---

۹۱ الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۳۵۰ ۹۲ الیضاً ج ۱ ص ۳۵۳ ۹۳ میزان الاعتدال ج ۲ ص ۳۲۷
۹۴ العلل المتناہیہ فی الاحادیث الواہیہ لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۲۲۳ ۹۵ المجموع فی الضعفاء والمتروکین ص ۲۴۱ ۹۶ تاریخ الکبیر ج ۸ ص ۲۹۶ ۹۷ الضعفاء الکبیر ترجمہ نمبر ۲۰۴۷ ۹۸ الجرح والتعدیل ج ۹ ص ۱۷۸ ۹۹ الکامل لابن عدیؒ ج ۷ ترجمہ ص ۲۶۷۳ ۱۰۰ میزان الاعتدال ج ۴ ص ۴۰۱ ۱۰۱ تقریب التہذیب ج ۲ ص ۳۵۵ ۱۰۲ الضعفاء والمتروکین للنسائیؒ ترجمہ نمبر ۶۳۰

ضرار بن صرد ابو نعیم الطحان کے متعلق مشہور ہے کہ "وہ صدوق تو تھے لیکن اوہام کا شکار رہتے۔ اور اکثر خطاء کرتے تھے۔ یہ "تشیع سے متہم بھی ہیں"[103]۔ ضرار بن صرد کے متعلق مشہور اصحاب حدیث مثلاً امام بخاریؒ[104]، عقیلیؒ[105]، ابن ابی حاتمؒ[106]، ابن حبانؒ[107]، ابن عدیؒ[108]، دارقطنیؒ[109]، ذہبیؒ[110]، ابن حجر عسقلانیؒ[111] اور نسائیؒ[112] نے بھی تقریباً یہی اقوال درج کیے ہیں۔ امام ابن الجوزیؒ کا قول ہے کہ: یہ حدیث صحیح نہیں ہے، امام بخاریؒ ونسائیؒ کا قول ہے کہ "ضرار" متروک الحدیث ہے۔ اور یحییٰؒ نے اس کے کذب کو بیان کیا ہے[113]۔" علامہ برہان الدین حلبیؒ لکھتے ہیں کہ "ذہبیؒ نے حضرت انسؓ سے مروی ابن حبانؒ کی ایک روایت، جس کی سند میں "ضرار بن صرد" موجود ہے، اس طرح بیان کی ہے:

"قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ تُبَيِّنُ لِأُمَّتِيْ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْ بَعْدِيْ[114]" اور پھر لکھا ہے کہ "اس خبر کو "ضرار" نے وضع کیا ہے۔"[115]

اس طریق کے تیسرے راوی "احمد بن حمدون ابو حامد الاعمش الحافظ النیسابوری" ہیں۔ جن کی شخصیت بہت مختلف فیہ ہے۔ ذہبیؒ نے ابو علی حافظؒ کا قول بروایت حاکمؒ اس طرح بیان کیا ہے:

"حَدِيْثُ أَحْمَدَ بْنِ حَمْدُوْنَ إِنْ حَلَّتِ الرِّوَايَةُ عَنْهُ وَأَنْكَرَ عَلَيْهِ أَحَادِيْثَ"[116]

ابن حمدون کے متعلق امام بخاریؒ کا قول ہے:

---

[103] المجموع فی الضعفاء والمتروکین ص ۱۳۵ وتقریب التہذیب ج ۱ ص ۳۷۴ [104] التاریخ الکبیر ج ۴ ص ۳۴۰ [105] الضعفاء الکبیر ترجمہ ۷۶۶ [106] الجرح والتعدیل ج ۲ ص ۴۶۵ [107] المجروحین ج ۱ ص ۳۸۰ [108] الکامل ج ۴ ترجمہ ۱۴۲۱ [109] الضعفاء والمتروکین ترجمہ ۳۰۱ [110] میزان الاعتدال ج ۲ ص ۳۲۸ [111] تہذیب التہذیب ج ۴ ص ۴۵۶ وتقریب التہذیب ج ۱ ص ۳۷۴ [112] الضعفاء والمتروکین للنسائیؒ ترجمہ ۳۱۰ [113] العلل المتناہیہ فی الاحادیث الواہیہ ج ۱ ص ۲۲۲ [114] الکامل ج ۱ ص ۱۰۸ ومیزان الاعتدال ج ۲ ص ۳۲۷ [115] تلخیص المستدرک ج ۳ ص ۱۲۲ والکشف الحثیث ص ۲۱۳ [116] میزان الاعتدال ج ۱ ص ۹۴ وشرح الألفیہ للشیخ العراقیؒ والفتح المغیث ج ۱ ص ۱۰۷ والتقیید والایضاح فی النکت علی ابن الصلاحؒ ص ۱۱۸ والعلوم الحدیث للحاکمؒ ص ۱۱۳

"اَنَا اَتَّهِمُ فِيْهَا اَحْمَدَ بْنَ حَمْدُوْنَ الْقَاضِيَ رَاوِيَهَا"

شیخ العراقیؒ نے بھی "ابن حمدون" کو "متہم" قرار دیا ہے۔ لیکن بعض دوسرے اصحاب حدیث "ابن حمدون" کو کبار ثقہ حفاظ میں سے بتاتے ہیں[۱۱۷] واللہ اعلم!

اس مضمون سے متعلق باقی چند اور روایات کا حال بھی پیش خدمت ہے:

۱۔ "عَلِيٌّ بَابُ عِلْمِيْ وَ مُبَيِّنٌ لِاُمَّتِيْ مَا اُرْسِلْتُ بِهٖ مِنْ بَعْدِيْ حُبُّهٗ اِيْمَانٌ وَبُغْضُهٗ نِفَاقٌ وَ النَّظْرُ اِلَيْهِ رَأْفَةٌ"[۱۱۸]

۲۔ "اَنَا مِيْزَانُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ كِفَّتَاهُ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ خُيُوْطُهٗ"[۱۱۹]

۳۔ "اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَاَبُوْ بَكْرٍ اَسَاسُهَا وَ عُمَرُ حِيْطَانُهَا وَعُثْمَانُ سَقْفُهَا وَ عَلِيٌّ بَابُهَا"[۱۲۰]

۴۔ "اَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا وَمُعَاوِيَةُ حَلْقَتُهَا"[۱۲۱]

ان میں سے اول الذکر خبر کو ابو ذرؓ نے مرفوعاً، ثانی الذکر کو ابن عباسؓ نے مرفوعاً، ثالث الذکر کو ابن مسعودؓ نے مرفوعاً اور رابع الذکر کو انسؓ نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ان چاروں روایات کا حافظ شمس الدین السخاویؒ نے بطلان درج کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"یہ تمام روایات ضعیف ہیں بلکہ اکثر کے الفاظ بھی رکیک ہیں۔"[۱۲۲]

ذیل میں اس مضمون کی تمام روایات کے "ساقط الاعتبار" ہونے کی تائید میں کبار علماء و محدثین عظام کا عمومی تبصرہ پیش خدمت ہے:

علامہ برہان الدین حلبیؒ (م ۸۴۱ھ) نے اس حدیث کو "فَهْرَسُ الْاَحَادِيْثِ الْمَوْضُوْعَةِ وَالضَّعِيْفَةِ وَالْبَاطِلَةِ وَ الْمُتَكَلَّمِ فِيْهَا" کے زیر عنوان بیان کیا ہے[۱۲۳]

حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمیؒ (م ۸۰۷ھ) نے اس حدیث کو طبرانیؒ کے حوالہ سے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ:

۱۱۷؎ الکشف الحثیث ص ۵۳ تا ۵۵ ۱۱۸؎ المقاصد الحسنہ ص ۹۷ ۱۱۹؎ ایضاً ص ۹۷ ۱۲۰؎ ذکرہ ابن صاحب الفردوسؒ وکذا فی المقاصد الحسنہ ص ۹۷ ۱۲۱؎ المقاصد الحسنہ ص ۹۷ ۱۲۲؎ ایضاً ص ۹۸ ۱۲۳؎ الکشف الحثیث ص ۵۲۹

"اس کی سند میں "عبدالسلام بن صالح الہروی" موجود ہے جو "ضعیف" ہے۔"[124]

علامہ محمد بن علی الشوکانی (م ۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں کہ "خطیب کی اسناد میں "جعفر بن محمد البغدادی" ہے، جو متہم ہے۔ طبرانیؒ کی اسناد میں "ابو الصلت الہروی عبدالسلام بن صالح" ہے، لوگ بیان کرتے ہیں کہ اس نے اس حدیث کو وضع کیا ہے۔ ابن عدیؒ کی اسناد میں "احمد بن سلمۃ الجرجانی" ہے، جو ثقات سے منسوب کر کے اباطیل روایت کرتا ہے۔ عقیلیؒ کی اسناد میں "عمر بن اسماعیل بن مجالد" کذاب ہے۔ ابن حبانؒ کی اسناد میں "اسماعیل بن محمد بن یوسف" ہے، جو حجت نہیں ہے۔ ابن مردویہؒ کی اسناد میں ایسے رواۃ موجود ہیں، جن سے احتجاج درست اور جائز نہیں ہے۔ ابن عدیؒ کی حضرت جابرؓ والی روایت کے متعلق لوگ بیان کرتے ہیں کہ "یہ خبر صحیح نہیں ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔" امام ابن الجوزیؒ نے اس حدیث کو اپنی کتاب الموضوعات میں بہت سے طرقِ اسناد کے ساتھ نقل کر کے اس کے ہر طریق کا بطلان کیا ہے۔ امام ابن الجوزیؒ کی متابعت علامہ ذہبیؒ وغیرہ نے بھی کی ہے۔"[125]

امام ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ:

"دارقطنیؒ کا قول ہے کہ "حضرت علیؓ کی حدیث کو "سوید بن غفلہ" نے "صنابحی" سے روایت کیا ہے، جس سے اس کی سند صحیح نہیں ہے۔ یہ حدیث مضطرب اور غیر ثابت ہے۔ اسی طرح سلمہ کا "صنابحی" سے سماع نہیں ہے۔"[126] اور یحییٰ بن معینؒ کا قول ہے: "یہ حدیث کذب ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں" ابن عدیؒ کا قول ہے: "یہ حدیث موضوع ہے اور "ابی الصلت" کے نام سے پہچانی جاتی ہے، اس کو ایک جماعت نے ابی الصلت سے چرا کر روایت کیا ہے۔" ابو حاتم بن حبانؒ کا قول ہے: "اس خبر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے کی کوئی اصل نہیں ہے اور نہ ہی ابن عباسؓ کی حدیث کی اور نہ ہی مجاہد و اعمش کی احادیث کی۔ ابو معاویہ سے مروی جو کچھ بیان کیا جاتا ہے اس کی بھی کوئی اصل نہیں ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس متن کی جتنی بھی چیزیں بیان کی جاتی ہیں وہ ابی الصلت سے سرقہ کی ہوئی ہیں، اور ان

---

۱۲۴ مجمع الزوائد و منبع الفوائد ج ۹ ص ۱۱۴ ۱۲۵ الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ للشوکانی باب مناقب الخلفاء الاربعۃ واہل البیت حدیث نمبر ۵۲ ص ۳۴۸-۳۴۹ ۱۲۶ الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۳۵۳

کی اسناد وضع کر لی گئی ہیں۔ جب امام احمد بن حنبلؒ سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: "قَبَّحَ اللّٰهُ اَبَا الصَّلْتَ" دار قطنیؒ نے ایک کثیر جماعت کا شمار کیا ہے جس نے اس حدیث کو "ابی الصلت" سے چرایا ہے۔ ان میں عمر بن اسماعیل بن مجالد، محمد بن جعفر العبدی، محمد بن یوسف، جو اہل الری کا شیخ ہے اور اپنے مجہول شیخ سے "عن ابی عبید" کے طریق سے روایت کرتا ہے۔ شیخ شامی، جو ہشام بن عمار عن ابی معاویہ سے "عن" کے ساتھ روایت کرتا ہے۔ ابن حبانؒ نے عثمان بن خالد العثمانی کا نام بھی ایسے لوگوں میں شامل کیا ہے۔ یہ شخص "عیسیٰ بن یونس عن الاعمش عن مجاہد عن ابن عباسؓ" سے روایت کرتا ہے، لیکن اس کے ساتھ احتجاج درست نہیں ہے۔ دار قطنیؒ کا قول ہے: "عیسیٰ بن یونس عثمان بن عبداللہ الاموی اگر روایت کرے تو درست نہیں ہے۔" ابن حبانؒ کا قول ہے: "وہ ثقات کی طرف سے حدیث وضع کیا کرتا ہے۔ ابن عدیؒ نے اس کا ذکر طبقہ سادسہ میں کیا ہے اور کہا ہے: "اس نے "احمد بن سلمہ عن ابی الصلت" سے اس خبر کو چرایا اور "عن اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ" بیان کر دیا۔ وہ ثقات کی طرف منسوب کر کے بواطیل بیان کرتا ہے۔" ان کے علاوہ رجاء بن سلمہ، جعفر ابن محمد البغدادی، ابو سعید العدوی، ابن عقبہ نے بھی اس کو بیان کیا ہے۔ حالانکہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے۔"[127]

علامہ شوکانی اور ابن الجوزی رحمہم اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ تقریباً تمام مجروح رواۃ کے احوال سابقہ بحث میں گزر چکے ہیں۔ امام ابن الجوزیؒ کے دو راویوں ("عثمان بن خالد العثمانی" اور "ہشام بن عمار") پر جرح ذیل میں پیش ہے:

> "عثمان بن خالد العثمانی" کے متعلق علامہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ "وہ متروک الحدیث" ہے[128] اور "ہشام بن عمار" اگرچہ "صدوق" ہے اور اس کی قدیم حدیثیں صحیح ہیں، لیکن اس کا سماع معروف الخیاط سے ہے، جو ثقہ نہیں ہے۔"[129]

(جاری ہے)

---

[127] الموضوعات لابن الجوزیؒ ج ۱ ص ۳۵۴-۳۵۵ [128] تقریب التہذیب ج ۲ ص ۸
[129] ایضاً ج ۲ ص ۳۲۰